(۱۷) سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ

اٰیَاتُھَا ۱۱۱ — رُکُوۡعَاتُھَا ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾

وہ ذات جونقائص سے منزہ و بالا ہے اپنے بندے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایک رات نظامِ توحید کے مرکز مسجد الحرام (مکّہ) سے بہت دور، اطاعت وفرماں پذیری کے مقام مدینہ کی طرف لے گئی جس کے ماحول کو ہم نے دین کے نظام کے لیے ارتقا پذیر اور استحکام بخش بنایا تاکہ ہم اسے اپنے قوانین کے مظاہر Symbols دکھائیں۔ بے شک وہ ذات سن رہی ہوتی ہے اور insight کی مالک ہے Possesses Insight۔ (1)

وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ﴿۲﴾

ہم نے موسٰی علیہ السّلام کو کتاب عطا کی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے سرچشمۂ ہدایت بنایا کہ تم میرے سوا کسی کو نگہبان و کارساز نہ بناؤ۔ (2)

ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ﴿۳﴾

یہ اُن لوگوں کی اولاد ہیں جن کو ہم نے نوح علیہ السّلام کے ساتھ کشتی میں حفاظت دی تھی ۔ وہ یقیناً اللہ کے قوانین کی پوری پوری اطاعت کر کے اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کرنے والا تھا۔ (3)

وَ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِی الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۴﴾

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب توریت میں متنبّہ کر دیا تھا کہ تم ضرور سرکشی اختیار کرو گے اور سرزمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے (المآئدۃ 5:78)۔ (4)

فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُولِىْ
بَأْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا
مَّفْعُوْلًا ۝٥

جب ان دو میں سے سرکشی کا پہلا وقت آیا تو ہم نے تم پر
اپنے سخت گیر آدمی مسلّط کر دیئے جو شہروں میں اندر تک
گھس گئے اور اللہ کا وعدہ --- قانون تو پورا ہو کر رہا۔ (5)

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ
وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦

پھر ہم نے حالات کو پلٹا دے کر تمہارے حق میں کر دیا
اور ان پر تمہارا غلبہ کر دیا اور مال اور اولاد سے تمہاری
مدد کی اور تمہاری افرادی قوّت میں اضافہ کر دیا۔ (6)

إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ۫ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ؕ
فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا
الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝٧

کہ اگر تم معاشرے میں حسن وتوازن رکھو گے تو اس سے
گو یا تمہاری اپنی ذات میں توازن و اعتدال پیدا
ہو جائے گا اور اگر ابتری پیدا کرو گے تو اس کا وبال
تمہاری ذات پر ہی پڑے گا۔ مگر تم نے انتباہ سے صرفِ
نظر کیا۔ جب دوسرے وعدے کا موقع آیا تو ٹائٹس کی
سر کردگی میں رومی تمہارے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے
تا کہ وہ تمہارا حلیہ بگاڑ دیں۔ وہ یروشلم میں داخل ہو گئے
جس طرح پہلی مرتبہ بابلی وہاں داخل ہوئے تھے تا کہ جو
چیز ان کے ہاتھ لگے اسے تباہ وبرباد کر ڈالیں۔ (7)

عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝٨

اگر تم اس رسول صلّی اللہ علیہ سلّم کے ساتھ راہِ ہدایت پر
رہے تو اُمّید ہے تمہارا ربّ تمہیں اپنی رحمت سے
نوازے لیکن اگر تم پہلی روِش پر پلٹ گئے تو ہم بھی
اپنے پہلے قانون کی طرف پلٹ جائیں گے۔ جہنّم ہم
نے کافروں کے لیے بنائی ہی اس لیے ہے جہاں ان
کی ذات کی Development رک جائے۔ (8)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
كَبِيْرًا ۙ﴿۹﴾

یہ قرآن ایسی راہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی اور محکم ومتوازن ہے اور مومنین کو جو صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں ان کو بڑے اجر کی نوید دیتا ہے۔ (9)

ع 10 1 1

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ؑ﴿۱۰﴾

اور جو لوگ حیاتِ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (10)

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

وحی سے ماورا انسان اُن چیزوں کی طلب میں لگ جاتا ہے جن کے شر کے پہلو سے اس کی توانائیاں اور صلاحیّتیں منتشر ہوتی رہتی ہیں۔ حال آں کہ اس کی دعا تو بھلائی کے لیے ہونی چاہیے۔ انسان سوچتا نہیں، مفاداتِ عاجلہ کے لیے جلد باز واقع ہوا ہے (الانبیاء 21:37)۔ (11)

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ
اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا
عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَىْءٍ فَصَّلْنٰهُ
تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾

ہم نے دن اور رات کو اپنے قانون کی دو علامتیں Symbols بنایا ہے۔ ہم نے رات کو تو بے نور کر دیا اور دن کو روشن بنایا تا کہ تم اپنے ربّ کے یہاں سے تلاشِ معاش کر سکو اور برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو (یونس 10:5)۔ ہم نے ہر چیز کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ (12)

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِىْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾

ہم نے ہر شخص کا نامۂ اعمال اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے اور مرنے پر فوراً نتائج کو سامنے لانے کے لیے اٹھا کھڑا کرنے کے روز اس کے اس کتاب، اعمال نامہ کو سامنے لے آتے ہیں جسے وہ کھلا ہوا دیکھ لیتا ہے۔ (13)

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾

اسے کہا جاتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے۔ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کے لیے کافی ہے۔ (14)

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا
مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝١٥

جو کوئی صحیح راستہ اختیار کرتا ہے تو اپنی ذات کے لیے اور جو صحیح راستے سے بھٹکتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہوتا ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا، کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا (الانعام 164:6، فاطر 18:35، الزّمر 7:39، النّجم 38:53)۔ اور جب تک کوئی رسول نہ بھیجیں ہم سزا نہیں دیتے۔ (15)

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا
فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝١٦

جب کسی قوم کی بداعمالیوں کے باعث ہم اسے ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم دوسروں کی کمائی پر عیش اڑانے والے استحصالی لوگوں کو برسرِ عمل آجانے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ نافرمانی میں حدود فراموش ہوجاتے ہیں۔ اس طرح ہمارا فرمانِ ہلاکت ان پر سچّا ثابت ہوجاتا ہے اور ہم اس بستی کو تباہ و برباد کردیتے ہیں جیسے ہلاک کرنا چاہیے۔ (16)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝١٧

نوح علیہ السّلام کے بعد ہمارے قانونِ مکافات نے کتنی ہی بستیوں کو نیست و نابود کر دیا (الانعام 6:6، الاعراف 4:7)۔ تیرا ربّ اپنے بندوں کے جرائم کے انجام کو جاننے اور Insight رکھنے کے لیے کافی ہے۔ (17)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ
نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ۝١٨

جو شخص دنیاوی زندگی کا مفادِ عاجلہ چاہتا ہے ہم اسے اسی دنیا میں جس قدر جس کے لیے ہم چاہتے ہیں، جلد ہی دے دیتے ہیں۔ پھر اس کے لیے جہنّم مقرّر کردیتے ہیں

جس میں ذلّت وندامت کے ساتھ داخل ہوتا ہے جہاں سے باہر نہیں نکل سکتا (ہود 11:15،16)۔ (18)

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

اور جو شخص حیاتِ اُخروی کے مفادات کا خواہاں ہوتا ہے (البقرۃ 2:201) اور وہ اس کے لیے پوری پوری محنت بھی کرتا ہے اور ہے بھی مستقل اقدارِ وحی پر ایمان رکھنے والا تو یہی لوگ ہیں جن کی محنتیں بھرپور نتائج پیدا کرتی ہیں۔ (19)

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

ہم تیرے ربّ کی عطا سے سب کی مدد کرتے ہیں، آگے بڑھاتے ہیں: ان مفادِ عاجلہ چاہنے والوں کو بھی اور ان آخرت کا اجرطلب کرنے والوں کو بھی (الشّوریٰ 42:20)۔ تیرے ربّ کی عطا کسی پر روکی ہوئی نہیں۔ (20)

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾

ذرا غور کرو کس طرح ہمارے قوانین کے مطابق، صلاحیتوں کی نشوونما اور نعما کے سلسلے میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور آخرت کی زندگی درجات اور فضیلت کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر Sublime ہے۔ (21)

ع 12/2 لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع

اے مخاطب! اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ نہ بنا ورنہ تو Condemned اور اللہ کی نصرت سے محروم، بے یارو مددگار بیٹھا رہ جائے گا۔ (22)

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

اے مخاطب! تیرے ربّ نے حکم فرمایا ہے کہ سوائے

اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا وَ قُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا ﴿۲۳﴾

اس کے کسی کی محکومیّت اختیار نہ کرنا اور والدین سے حسنِ سلوک رکھنا۔ اگر تمہاری زندگی میں ان میں سے ایک یا دونو، بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کی تحقیر نہ کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا بلکہ ادب اور نرمی سے بات کرنا (لقمان 15:31)۔ (23)

وَ اخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ﴿ؕ۲۴﴾

انکساری اور نرم دلی سے اپنے بازُو ان دونو کی طرف اور جھکا دینا اور التجا کرنا کہ اے میرے ربّ ! تو میری وساطت سے ان کی پرورش Nourishment کر جس طرح انہوں نے میری اُس وقت پرورش کی تھی جب میں چھوٹا سا تھا۔ (24)

رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِیۡ نُفُوۡسِکُمۡ ؕ اِنۡ تَکُوۡنُوۡا صٰلِحِیۡنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلۡاَوَّابِیۡنَ غَفُوۡرًا ﴿۲۵﴾

تمہارا ربّ خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہوتا ہے۔ اگر تم حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کروگے جن سے انسان کی مضمر صلاحیّتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں بھی حسن وتوازن پیدا ہوجائے تو اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کرنے والوں کو تمہارا ربّ، اس طرح اپنے دامانِ رحمت میں لے لیتا ہے کہ لغزش کے تخریبی ومُضر اثرات مٹ جاتے ہیں۔ (25)

وَ اٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَ الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ وَ لَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِیۡرًا ﴿۲۶﴾

قریبی رشتہ داروں کو اور جن کا چلتا ہوا کاروبار رُک گیا ہو اور مملکت میں ان سفر کرنے والوں کو جن کا زادِراہ کم پڑ جائے اُن کو اپنے مال میں سے ان کا حق دو (المعارج 24:70، 25) لیکن مال کو بے جا صرف نہ کیا کرو۔ (26)

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾	اس طرح مال کو ضائع کر دینے والے لوگ اللہ کی نعمتوں کو ضائع کرنے والوں---- شیاطین کے بھائی ہیں۔ شیطان اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کا منکر اور ناسپاس گزار ہوتا ہے۔ (27)
وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾	اے مخاطب ! اگر تجھے عدم استطاعت کے باعث ان اہلِ احتیاج سے اعراض برتنا پڑے اور تُو اپنے ربّ سے خوش حالی اور کشائشِ رزق کا طلب گار ہے جس کے لیے توپُر اُمیّد بھی ہے، تُو ان کو نرمی سے سمجھا دے۔ (28)
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾	نہ اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لے یعنی بخل کرنے لگ جا اور نہ اسے بالکل کھول ہی دے کہ تبذیر کرنے لگے کہ اس صورت میں ملامت زدہ اور Pennyless ہو کر بیٹھ جائے گا۔ (29)
اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ ع 3/8/3	جو زیادہ محنت کر کے زیادہ سامانِ زیست لینا چاہے، تیرا ربّ اُسے کشائش سے رزق دیتا ہے اور کم محنت والے کو نپا تُلا۔ وہ اپنے بندوں کی Awareness رکھتا ہے اور Insight بھی۔ (30)
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾	تم مفلسی، تنگ دستی کے خدشہ سے اپنی اولاد کو علم و تربیّت سے محروم نہ رکھا کرو۔ ہمارے دین کا نظامِ زندگی، ان کے اور تمہارے بھی رزق کا ذمّہ دار ہے۔ یہ ذمّہ داری دین کے معاشرتی نظام نے اپنے اوپر لی ہوئی ہے۔ اُن

کو علم و تربیت سے محروم رکھنا بہت بڑی غلطی ہے (الانعام 151:6، العنکبوت 60:29)۔ (31)

وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ﴿۳۲﴾

زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یقیناً یہ شرم ناک حرکت ہے اور فساد اور ہلاکت کی راہ۔ (32)

وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ؕ وَمَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِـوَلِيِّهٖ سُلۡطٰنًا فَلَا يُسۡرِفْ فِّى الۡقَتۡلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾

اور کسی جان کو قتل مت کرو جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے ماسوائے بذریعہ عدالت مبنی برحق cause کے لیے۔ اور جو کوئی ظلم کی وجہ سے قتل کردیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو حقِ قصاص دیا ہے۔ لیکن وارث، قاتل کو خود ہی قانون سے تجاوز کرتے ہوئے قتل نہ کردے اُسے، بلاشبہ قانون کی مدد دی گئی ہے۔ (33)

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ۖ وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۴﴾

ماسوائے احسن طریق سے انتظام کرنے کے، یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جایا کرو تا آنکہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے (الانعام 153:6)۔ عہد کو پورا کیا کرو۔ عہد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوتی ہے (المائدۃ 1:5، النّحل 91:16)۔ (34)

وَاَوۡفُوا الۡـكَيۡلَ اِذَا كِلۡـتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۳۵﴾

جب ناپو تو ناپ تول پوری رکھو اور جب ترازو سے وزن کرو تو اس ترازو کا Equilibrium درست ہو (الانعام 152:6، الاعراف 85:7، ہود 85:11، الشّعراء 182:26)۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اس کام کا انجام، مآلِ کار بھی بہترین اور متوازن ہوگا۔ (35)

وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ

اے مخاطب! جس بات کا تجھے Perceptual

وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴿٣٦﴾

اور Conceptual علم نہ ہو، اُس کے پیچھے نہ لگ، اُسے Follow نہ کر۔ کان، آنکھ اور دل Mind جو Perceptual اور Conceptual knowledge کے ذرائع ہیں، کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ (36)

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾

زمین پر فرطِ مسرّت میں آپے سے باہر ہو کر، اکڑ کر نہ چل۔ نہ تو تُو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں جتنا بلند ہو سکتا ہے۔ (37)

كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾

یہ سب بُری باتیں، اے مخاطب! تیرے ربّ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہیں۔ (38)

ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ
مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا
مَدْحُورًا ﴿٣٩﴾

یہ باتیں تیرے ربّ نے تجھے وحی کی وساطت سے حکمت اور Rationale کے ساتھ بتادی ہیں۔ اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو الٰہ نہ بنا ورنہ دھتکارا اور ملامت زدہ، جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ (39)

أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ إِنَاثًا ۚ 4
إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ ع 10 4

کیا تمہیں تمہارے ربّ نے بیٹوں کے لیے مختص کر لیا ہے اور اپنے لیے ملائکہ کو بیٹیاں بنالیا ہے (النّحل 57:16)؟ بڑی سخت بات کہہ دیتے ہو (الکہف 18:4،5)۔ (40)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا ۚ وَمَا يَزِيدُهُمْ
إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾

ہم نے اس قرآن میں حقائق کو مختلف پیرایوں میں بیان کر دیا ہے تا کہ یہ سمجھ کر، دل میں حاضر کر کے ان سے عبرت و موعظت حاصل کریں۔ مگر ان کی بے رخی اور بڑھ جاتی ہے اور وہ اس سے دور ہوئے جاتے

ہیں (بنی آسرآئیل 17:89)۔ (41)

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! ان پر واضح کر دے کہ اگر اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہوتے جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں، تو اس صورت میں یہ اس صاحبِ اقتدار ہستی کے کائناتی کنٹرول میں Share کرنے کی کوئی صورت ضرور تلاش کرتے۔ (42)

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں، ان تصوّرات سے وہ ہستی منزّہ و بلند، بالا اور عظیم ہے۔ (43)

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

لاتعداد اجرامِ فلکی اور زمین، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب، اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے محوِ تگ و تاز ہیں۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے نظام کو وجہ حمد و ستائش بنانے کے لیے سرگرمِ عمل نہ ہو۔ لیکن تم ان کی جِدّ وجُہد کے دوائر اور Functioning کو سمجھ نہیں رہے۔ یقیناً وہ اس نظام کو محفوظ انداز میں، اصول اور قانون کے مطابق، چلانے والا ہے۔ (44)

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ ۙ

جب تُو (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) قرآن کی مستقل اقدار پیش کرتا ہے تو تجھ میں، اور آخرت کی زندگی پر ایمان نہ رکھنے والوں کے درمیان، ایک غیر مرئی پردہ/روک حائل ہو جاتی ہے۔ (45)

وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

ہمارے قانونِ مکافات کے باعث، ان کے دلوں پر غلاف چڑھ جاتا ہے، قرآن کو سمجھ نہیں پاتے اور ان

کے کانوں میں بھاری پن پیدا ہو جاتا ہے کہ سُن نہ سکیں (حٰمٓ السَّجدة 5:41)۔ اور جب تُو (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) انہیں قرآنِ حکیم میں ایک ربّ کا ذکر کرتا ہے، تو یہ بے رُخی برتتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں (الزّمر 45:39)۔ (46)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٤٧﴾

جب یہ تیری باتیں سنتے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ کس Mind سے سن رہے ہوتے ہیں (الاعراف 198:7، یونس 42:10، محمد 16:47) اور جب سرکش وقانون شکن لوگ آپس میں سرگوشیاں کرتے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم مومنین تو ایک ایسے شخص کے پیچھے لگے ہوئے ہو جو فریب زدہ اور عقل سے عاری ہے، ہم ان کی اس حرکت کو بھی جان رہے ہوتے ہیں۔ (47)

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٤٨﴾

ذرا دیکھو! یہ لوگ تیری شخصیّت کے بارے میں کیسی تمثال کاری کرتے ہیں۔ اصل میں یہ Astray چلے گئے ہیں اور صحیح راستہ پانے کی ان میں استطاعت ہی نہیں رہی۔ (48)

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٤٩﴾

کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں ہو کر چورا چورا ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم ازسرِنَو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے (الحج 5:22، المؤمنون 82:23، 35، الصّٰفّٰت 16:37، 53، قٓ 3:50، الواقعہ 47:56)۔ (49)

قُلۡ کُوۡنُوۡا حِجَارَۃً اَوۡ حَدِیۡدًا ﴿۵۰﴾	ان پر واضح کردے کہ ہاں! خواہ تم پتھر یا لوہا بن جاؤ تو بھی خلقاً جدیدًا ہو کر رہتی ہے۔ (50)
اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا یَکۡبُرُ فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ ۚ فَسَیَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ یُّعِیۡدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیۡ فَطَرَکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ۚ فَسَیُنۡغِضُوۡنَ اِلَیۡکَ رُءُوۡسَہُمۡ وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہُوَ ؕ قُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ قَرِیۡبًا ﴿۵۱﴾	یا کوئی بڑی کٹھن تخلیق جس کے متعلّق تمہارا خیال ہے کہ اس کا دوبارہ زندہ کیا جانا بڑا مشکل ہے۔ پھر وہ پوچھیں گے کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے گا۔ انہیں بتادے کہ وہی ہستی جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ یہ تیرے سامنے انکار میں سر ہلا رہے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ایسا کب ہوگا؟ بتادے کہ شاید ایسا جلد ہی ہو۔ (51)
یَوۡمَ یَدۡعُوۡکُمۡ فَتَسۡتَجِیۡبُوۡنَ بِحَمۡدِہٖ وَ تَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۵۲﴾ ع 5 12 5	جس دن وہ ہستی تمہیں بلاتی ہے تو اس کی حمد و ستائش کے ساتھ تم Obey کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے ہو اور اندازہ لگاتے ہو کہ صرف تھوڑا عرصہ ہی اس حالت میں رہے ہو۔ (52)
وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾	(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) میرے بندوں کو بتادے کہ بات ایسی کیا کریں جو متوازن ہو (البقرۃ 83:2، النِّساء 9:4، الاحزاب 70:33)۔ بے شک، انسانی جذبات، ایک کو دوسرے کے خلاف ابھار کر فساد ڈال دیا کرتے ہیں۔ یہ سرکش جذبات، انسان کے کھلے Avowed دشمن ہیں (البقرۃ 168:2، 208، الاعراف 22:7، یوسف 5:12، فاطر 6:35)۔ (53)
رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یَرۡحَمۡکُمۡ اَوۡ اِنۡ یَّشَاۡ یُعَذِّبۡکُمۡ ؕ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ وَکِیۡلًا ﴿۵۴﴾	تمہارے ربّ کو تمہارے بارے میں سب علم ہوتا ہے۔ اگر اس کے قانون کا تقاضا ایسا ہو تو تم پر رحمت فرمائے

اور قانون کے مطابق ہی تمہیں سزا دے۔اور ہم نے (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) تجھے ان کے اعمال کا ذمّہ اٹھانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ (54)

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

ارض وسما میں جو کچھ بھی ہے، تیرے ربّ کو اس کا خوب علم ہے۔ اور ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی ہے(البقرۃ 253:2)۔ اور ہم نے داؤد علیہ السّلام کو زبور عطا فرمائی۔ (55)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾

ان سے کہہ دے کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کو چھوڑ کر الٰہ سمجھتے ہو، انہیں بلالو۔تم دیکھو گے کہ نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو ہٹا سکتے ہیں اور نہ اسے تبدیل کر سکتے ہیں۔ (56)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾

جن لوگوں کو یہ مدد کے لیے پکارتے ہیں، وہ خود اپنے ربّ کے یہاں تقرّب کے متلاشی رہتے ہیں کہ کون قُرب حاصل کرتا ہے۔وہ اس کی رحمت کی اُمّید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوف کھاتے ہیں۔Surely، تیرے ربّ کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے خوف زدہ اور محتاط رہا جائے۔ (57)

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

اور قیامت کے دن سے پہلے کوئی بستی ایسی نہ ہوگی جسے ان کی بداعمالیوں کے باعث ہم تباہ و برباد نہ کر دیں یا انہیں ہم شدید عذاب سے دوچار نہ کر دیں۔یہ ہماری کتابِ قوانین میں لکھا ہوا ہے۔ (58)

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا

ہمیں نشانیاں دینے میں کون سا امر مانع ہے؟ بات یہ

الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَاٰتَیۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَۃَ مُبۡصِرَۃً فَظَلَمُوۡا بِہَا ؕ
وَمَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّا تَخۡوِیۡفًا ﴿۵۹﴾

ہے کہ ان سے پہلے لوگ ان کو جھٹلاتے تھے۔اور ہم نے قومِ ثمود کواونٹنی ایک روشن اور بصیرت افروزنشانی کے طور پر دی تھی مگر انہوں نے اس پر ظلم کیا اوراس کی کونچیں کاٹ دیں (الشّمس 13:91، 14)۔ ہم کوئی نشانی صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ ایسے قرائن وشواہد سے کسی آنے والے خطرے یا نقصان سے Warn کر دیں۔ (59)

وَ اِذۡ قُلۡنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلۡنَا
الرُّءۡیَا الَّتِیۡۤ اَرَیۡنٰکَ اِلَّا فِتۡنَۃً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَۃَ الۡمَلۡعُوۡنَۃَ
فِی الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُہُمۡ ۙ فَمَا یَزِیۡدُہُمۡ اِلَّا طُغۡیَانًا کَبِیۡرًا ﴿۶۰﴾ؑ

ع 6 8 6

(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم !) تجھے بتادیا گیا تھا کہ تیرا ربّ انسانوں کے اعمال کے نتائج کومحفوظ رکھے ہوئے ہے۔ اورہم نے تجھے جوخواب دکھایا تھا کہ تُو فاتح کی حیثیت سے مسجد الحرام میں داخل ہوگا (البقرۃ 144:2، الفتح 27:48) توصرف اس لیے کہ لوگوں کی اصلیّت اوران کا انتشارو افتراق بھی تم پرظاہر ہوجائے جسے قرآن میں، زندگی کی انسانیّت سازسعادت مندیوں اور شادابیوں سے محرومی قرار دیا گیا ہے۔ ہم انہیں افتراق ومخاصمت کےنتائج سے خوف دلاتے رہتے ہیں مگراس سے صرف ان کی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی میں اضافہ ہی ہوجاتا ہے۔ (60)

وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ
قَالَ ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِیۡنًا ﴿ۚ۶۱﴾

جب ہم نے ملائکہ ---- فرشتوں کوحکم دیا کہ انسان کے آگے جھک جائیں، اس کی برتری کوتسلیم کریں کہ تم مجبورِمحض ہواور یہ آزادیٔ فکروعمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی

صلاحیّت سے بہرہ ور ہے، تو وہ جھک گئے ماسوائے ابلیس —انسان کے جذبات کے (الحجر15:30،31)۔ کہنے لگا کہ کیا میں اس کے آگے جھک جاؤں جس کو تو نے مٹّی سے پیدا کیا ہے (الاعراف 7:12، الحجر 15:33)۔ (61)

قَالَ اَرَءَيۡتَكَ هٰذَا الَّذِىۡ كَرَّمۡتَ عَلَىَّ لَٮِٕنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝٦٢

کہنے لگا کہ ذرا دیکھ تو سہی؛ یہ وہ انسان ہے جس کو آپ نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر آپ مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دیں تو میں ضرور، ماسوائے قلیل تعداد کے، انسان کی اولاد کو اس کے جبڑے میں رسی باندھ کے کھبّی ڈال کر جدھر چاہے، لیے لیے پھروں گا۔ (62)

قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ۝٦٣

اللہ نے فرمایا کہ دور ہو جا! جو اِن میں سے تجھے Follow کرے گا تو تم سب کی سزا جہنّم ہوگی اور وہ بھی پوری پوری جس میں ذرا کمی نہ کی جائے گی۔ (63)

وَاسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَاَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكۡهُمۡ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ‌ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ۝٦٤

ان میں سے جن پر تیرا بس چلے، اپنی چرب زبانی سے، اپنے پیادہ اور گھوڑوں کے لاؤ لشکر کے ساتھ انہیں گڑ بڑ اکرا کھیڑ لے اور ان کے مال اور اولاد میں دخیل ہو جا اور ان کو وعدوں سے بہکا لے۔ اور انسان کے سرکش جذبات تو صرف جھوٹے وعدے دلاتے ہیں۔ (64)

اِنَّ عِبَادِىۡ لَيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ‌ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيۡلًا ۝٦٥

جو میرے بندے---- میرے احکام و قوانین کی مطابعت میں چلنے والے ہیں، ان پر یقیناً تیرا کوئی زور

نہیں چلتا۔ تیرا ربّ ان کی مدافعت اور حفاظت کے لیے کافی ہے۔ (65)

رَبُّكُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَـكُمُ الۡـفُلۡكَ فِی الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمۡ رَحِیۡمًا ۝٦٦

تمہارا ربّ وہ ہے جو دریا میں کشتی کو نرمی اور آہستگی سے چلاتا ہے تاکہ تم اس کے یہاں سے سامانِ معیشت تلاش کرو۔ وہ تو یقیناً تم پر رحمت فرمانے والا ہے۔ (66)

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ‌ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمۡ اِلَى الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ‌ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ كَفُوۡرًا ۝٦٧

جب تمہیں سمندر میں کوئی آفت آتی ہے تو جن کو تم مدد کے لیے پکارا کرتے ہو، سب غائب ہو جاتے ہیں ما سوائے اللہ کے جب وہ تمہیں خشکی پر محفوظ لے آتا ہے تو تم اس سے منہ پھیر لیتے ہو۔ انسان ہے ہی منکرِ احسان۔ (67)

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِكُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡكُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ وَكِیۡلًا ۙ‏ ۝٦٨

کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ اللہ تمہیں خشکی پر تباہ و برباد کر دے یا تم پر مٹّی غبار اور کنکریاں برسانے والی آندھی چلا دے اور تمہیں اللہ سے بچانے والا بھی نہ ملے۔ (68)

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ یُّعِیۡدَكُمۡ فِیۡهِ تَارَةً اُخۡرٰى فَیُرۡسِلَ عَلَیۡكُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَكُمۡ بِمَا كَفَرۡتُمۡ‌ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ عَلَیۡنَا بِهٖ تَبِیۡعًا ۝٦٩

یا تم اس امر سے بھی بے خوف ہو کہ وہ تم کو دوسری مرتبہ سمندر میں لے جائے اور تم پر تلاطم خیز ہوا چلا دے اور تمہاری اس ناشکری پر تمہیں غرق کر دے۔ پھر تمہیں ہمارے خلاف تمہارے مقدمے کی پیروی کرنے والا کوئی نہ ملے۔ (69)

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ

ہم نے بنی نوع انسان کو واجب التکریم پیدا کیا ہے اور انہیں یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ وہ خشکی اور تری میں

ع 10/7 7 خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا ﴿۷۰﴾

سواریوں پر چلتے پھریں اور انہیں پاکیزہ اور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں کثیر مخلوق پر جسے ہم نے پیدا کیا فضیلت و برتری Superiority عطا کی۔ (70)



یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِہِمۡ ۚ فَمَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقۡرَءُوۡنَ کِتٰبَہُمۡ وَ لَا یُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا ﴿۷۱﴾

جس وقت ہم سب انسانوں کو ان کے نامۂ اعمال کے ساتھ بلاتے ہیں تو جن کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جاتا ہے تو وہ اسے ملاحظہ کر لیتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں کی جاتی۔ (71)

وَ مَنۡ کَانَ فِیۡ ہٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی وَ اَضَلُّ سَبِیۡلًا ﴿۷۲﴾

جو دل کی بصیرت کھو کر دنیاوی نعما سے محروم رہتا ہے، وہ آخرت کی زندگی میں بھی محروم ہی رہتا ہے (طٰہٰ 124:20)۔ وہ صحیح راستے سے دور جا پڑا۔ (72)

وَ اِنۡ کَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَکَ عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَہٗ ٭ۖ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوۡکَ خَلِیۡلًا ﴿۷۳﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! ان کفّار کا پکّا ارادہ تھا کہ تجھے ہماری طرف سے بھیجی ہوئی وحی سے ہٹا دیں تا کہ تُو اپنی طرف سے کچھ اور گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دے (یونس 15:10) تو اس صورت میں وہ تمہیں اپنا دوست بنا لیتے۔ (73)

وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰکَ لَقَدۡ کِدۡتَّ تَرۡکَنُ اِلَیۡہِمۡ شَیۡئًا قَلِیۡلًا ﴿٭ۙ۷۴﴾

اگر ہم نے تجھے ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو تُو تھوڑا سا ان کی طرف جھک جاتا (النّساء 113:4، ہود 113:11، القلم 9:68)۔ (74)

اِذًا لَّاَذَقۡنٰکَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ وَ ضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾

اس صورت میں ہم تجھے اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی دہری سزا کا مزہ چکھاتے، پھر تجھے

ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔ (75)

وَ اِنۡ كَادُوۡا لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا وَاِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝۷۶

ان یہودِ مدینہ کی تو خواہش تھی کہ تجھے پریشان کر کے سر زمینِ مدینہ سے بھی نکال دیتے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ تیرے بعد وہاں تھوڑا عرصہ ہی ٹھہر پاتے۔ (76)

ع 8 7 8

سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا ۝۷۷

تجھ سے پہلے بھی ہم نے جو رسول بھیجے، ان کے سلسلے میں بھی ہمارا یہی دستور رہا ہے کہ ہم نے ان کی مدد کی اور مخالفین کو وہاں پہنچنے نہ دیا۔ تُو ہمارے اس دستور میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا (ابراہیم 14:13،14)۔ (77)

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ۝۷۸

صبحدم، قرآن سے رہنمائی کے بعد کہ اس وقت اس کے حقائق، بصیرت کی وساطت سے مشہود اور محسوس طور پر سامنے آجاتے ہیں، دین کے نظام کے قیام کے لیے، طلوعِ آفتاب سے ابتدائے شب کی تاریکی تک مصروفِ کار رہ۔ (78)

وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝۷۹

اور رات کے کچھ حصّے میں قرآن کی تعلیم کے جلو میں جاگ۔ یہ تیرے لیے واجب سے کچھ زائد ہے۔ یقیناً تیرا ربّ ایسا مقام عطا کرے گا جو سراپا وجہِ حمد و ستائش ہو۔ (79)

وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ۝۸۰

تیری یہی آرزو رہنی چاہیے کہ اے میرے نشوونما دینے والے! کسی بھی معاملہ یا صورتِ حال Situation سے مجھے عہدہ برآ ہونا ہو تو سچائی اور شرف و فضیلت کے ساتھ کیجئے گا اور اس صورتِ حال سے نکلنا ہو تو بھی

سچائی کے ساتھ نکالیے گا اور مجھے اپنے یہاں سے نصرت دینے والی قوّت عطا فرما۔ (80)

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ‌ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا‏ ﴿۸۱﴾

تو اعلان کر دے کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل ہے ہی مٹ جانے والا۔ (81)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ۙ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا‏ ﴿۸۲﴾

ہم نے قرآن نازل فرمایا ہے جو علم و بصیرت اور سیرت و کردار کی کمزوریوں کے لیے Healing، شفاء ہے اور مومنین کے لیے سرچشمۂ رحمت۔ البتہ اَقدارِ قرآنی سے سرکشی اختیار کرنے والوں کے نقصان میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ (82)

وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ‌ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـــُٔوۡسًا‏ ﴿۸۳﴾

جب ہم انسان کو نعمتوں سے نوازتے ہیں تو اِتراتے ہوئے پہلوتہی کر کے، منہ موڑ لیتا ہے۔ اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر مایوسی سی چھا جاتی ہے۔ (83)

قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا‏ ﴿۸۴﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! ان پر واضح کر دے کہ ہر شئے، عمل میں جبلّی طور پر، اپنی Potentialities کی امکانی حدود تک ہی جا سکتی ہے۔ اس سے آگے نہیں جا سکتی۔ مگر انسان جو اختیار و ارادے کی آزادی کا حامل ہے، قرآنی معاشرے میں، اس کی شَاكِلَتِهٖ، اس کی صلاحیتوں میں وسعتیں پیدا کر دیتی ہیں (البقرۃ 233:2، 286، الانعام 152:6، الاعراف 42:7، اَلۡمُؤۡمِنُوۡن 62:23)۔ لہٰذا، یہ امکانی حدود سے آگے بھی جا سکتا ہے مگر سلطان

کی مدد سے (الرّحمٰن 32:55) ۔ تمہارا ربّ خوب جانتا ہے کون نشوونماءِ ذات میں کتنا صحیح راستے پر ہے۔ (84)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ ع 9 7 9
اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝85

تجھ سے وحی کی ماہیّت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔انہیں بتادے کہ اس کا تعلّق میرے ربّ کے Realm---- عالمِ امر سے ہے اور تمہیں تو Knowledge بھی تھوڑا سا ملا ہوا ہے، کیا سمجھوگے؟ (85)

وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝86

اگر ہم چاہتے تو تیری طرف جو وحی کی گئی ہے، اسے سلب کر لیتے ۔ پھر ہمارے یہاں، تجھے کوئی وکالت کرنے والا بھی نہ ملتا۔ (86)

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝87

مگر یہ تیرے ربّ کی رحمت ہے۔ یقیناً اس کا تجھ پر بڑا فضل ہے۔ (87)

قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝88

ان پر واضح کردے کہ اگر جنّ وانس اکٹھے ہوجائیں کہ اس جیسا قرآن بنا کر لے آئیں تو اس کی مثل نہ لا سکیں گے (البقرۃ 23:2) خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار Helper بھی بن جائیں۔ (88)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۡ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝89

ہم نے اس قرآن میں انسانوں کے لیے ہر بات مختلف اسالیب میں In diverse manners اور ہر طرح کی مثالیں دے کر بیان کر دی ہے (بنی اسرآئیل 41:17، الکہف 54:18، طٰہٰ 113:20)۔ مگر اکثر انسان ماسوائے انکار کے، کسی بات کو پسند ہی نہیں

کرتے۔ (89)

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝٩٠

یہ کہتے ہیں کہ ہم تجھ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک تو ہمارے لیے زمین سے چشمہ نہ جاری کردے۔ (90)

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝٩١

یا تیرے پاس کھجوروں اور انگوروں کا باغ بھی ہو اور اس کے بیچوں بیچ تُو نہریں رواں دواں کردے۔ (91)

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝٩٢

یا، جیسا تو کہتا رہتا ہے، ہم پر فضائی کُرّے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادے (الشُّعراء 26:187) یا اللہ اور ملائکہ کو ہمارے رُوبرُو لے آ۔ (92)

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝٩٣

ع 10 9 10

یا تیرا سونے کا گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ ہم، تیرے یوں چڑھ جانے کو بھی نہ مانیں گے جب تک تو ہم پر کتاب اتار نہ لائے جسے ہم پڑھ لیں (الانعام 6:35) ان سے کہہ دے کہ میرا ربّ ایسے معجزوں سے ماورا اور بے نیاز ہے کہ میں تو صرف اللہ کا پیغامِ وحی پہنچانے والا انسان ہوں۔ (93)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝٩٤

انسانوں کو، جب ان کے پاس ہدایت آگئی، ایمان لانے سے صرف اس بات نے روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ (94)

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝٩٥

تو واضح کردے کہ اگر زمین پر فرشتے چلتے پھرتے اور اطمینان سے سکونت پذیر ہوتے تو ہم بھی ان پر اوپر سے کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے (الزّخرف 43:60)۔ (95)

قُلۡ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۹۶﴾

انہیں بتا دے کہ تمہارے اور میرے درمیان فیصلہ کرنے والا اللہ کافی ہے۔ بے شک، وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا اور اسے Insight بھی حاصل ہے۔ (96)

وَ مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَہُوَ الۡمُہۡتَدِ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہُمۡ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَ نَحۡشُرُہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ عَلٰی وُجُوۡہِہِمۡ عُمۡیًا وَّ بُکۡمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ؕ کُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰہُمۡ سَعِیۡرًا ﴿۹۷﴾

النصف

جسے اللہ ہدایت دے دے، وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔ اور جو صحیح راستہ چھوڑ کر Astray چلنے لگ جائے تو تُو اللہ کے سوا، ان کا کوئی مددگار ردوست نہ دیکھے گا۔ اور ہم انہیں مرنے پر فوراً ظہورِ نتائج کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے وقت اُوندھے منہ اٹھاتے ہیں، اس حال میں کہ یہ اندھے، بہرے اور گونگے ہوتے ہیں یعنی دیکھنے، سننے اور بولنے کی صلاحیّتیں ہی مفقود ہو چکی ہوتی ہیں (البقرۃ 18:2)۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ جب آگ دھیمی پڑ جاتی ہے تو ہم اسے اور بھڑکا دیتے ہیں۔ (97)

ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ بِاَنَّہُمۡ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوۡۤا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِیۡدًا ﴿۹۸﴾

یہ ان کی سزا ہے کیوں کہ یہ ہماری آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب ہم مر کر ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو کیا ہم از سرِ نو اٹھائے جائیں گے (بنیۤ اسرآئیل 49:17، الحج 5:22، اَلْمُؤمِنُون 82:23، 35، اَلنَّمل 67:27، الصّٰفّٰت 16:37، 53، قٓ 3:50، الواقعہ 47:56)۔ (98)

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَہُمۡ وَ جَعَلَ لَہُمۡ اَجَلًا لَّا رَیۡبَ

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ جس اللہ نے ساری کائنات کو پیدا کیا اور اس کے لیے ایک مدّت مقرّر کر

فِيۡهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوۡنَ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿۹۹﴾

دی جس میں کوئی شک نہیں، اس پر بھی قادر ہے کہ ان جیسوں کو پھر پیدا کردے مگر قانون شکن لوگوں کو سوائے انکار کے کوئی بات پسند ہی نہیں آتی۔ (99)

ع 11 7 11

قُلۡ لَّوۡ اَنۡتُمۡ تَمۡلِكُوۡنَ خَزَآٮِٕنَ رَحۡمَةِ رَبِّىۡۤ اِذًا لَّاَمۡسَكۡتُمۡ خَشۡيَةَ الۡاِنۡفَاقِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ قَتُوۡرًا ﴿۱۰۰﴾

انہیں بتادے کہ اگر تم میرے ربّ کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو تم اس صورت میں ان کو خرچ ہوجانے کے ڈر سے روکے رکھتے۔ انسان تو ہے ہی بخل کرنے والا۔ (100)

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسٰى تِسۡعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسۡـَٔلۡ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِذۡ جَآءَهُمۡ فَقَالَ لَهٗ فِرۡعَوۡنُ اِنِّىۡ لَاَظُنُّكَ يٰمُوۡسٰى مَسۡحُوۡرًا ﴿۱۰۱﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو نو واضح نشانیاں عطا کیں (النّمل 12:27)۔ ان کے بارے میں، اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! بنی اسرائیل سے پوچھ لیجئے۔ جب موسیٰ علیہ السّلام بنی اسرائیل کے پاس آیا تو فرعون نے اس سے کہا کہ میں تو تجھے ایک فریب خوردہ انسان ہی خیال کرتا ہوں۔ (101)

قَالَ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَاۤ اَنۡزَلَ هٰٓؤُلَاۤءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ بَصَآٮِٕرَ‌ ۚ وَاِنِّىۡ لَاَظُنُّكَ يٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿۱۰۲﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ تو اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ روشن بصیرت افروز دلائل صرف اِس کائنات کے نشوونما دینے والے نے نازل فرمائے ہیں۔ اے فرعون! میں تو تجھے ناقص العقل ہی سمجھتا ہوں۔ (102)

فَاَرَادَ اَنۡ يَّسۡتَفِزَّهُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ جَمِيۡعًا ۙ ﴿۱۰۳﴾

فرعون نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل کو مملکت میں اکھیڑ کر unsettled کرکے ان کی زندگی پریشان کُن بنادے۔ لیکن ہم نے اسے اور اس کے سب ساتھیوں کو غرقِ آب کردیا۔ (103)

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا﴿۱۰۴﴾	اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم سرزمینِ فلسطین میں رہو بسو۔ جب دوسری مرتبہ تباہی کا وعدہ آئے گا تو ہم، تم سب کو اکٹھا کرلیں گے (بنیٓ اسرآئیل 7:17)۔(104)
وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا﴿۱۰۵﴾	ہم نے اس ضابطہٗ قوانین کو عدل و انصاف اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق نازل کیا ہے اور یہ انہیں تقاضوں کے مطابق پہنچا ہے۔ (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) ہم نے تجھے صرف اس لیے رسول بنا کر بھیجا ہے کہ اس نازل کردہ کے مطابق کام کرنے والوں کو اچھے نتائج کی خوش خبری سنادے اوراس کے خلاف چلنے والوں کو بھیانک نتائج سے متنبّہ کردے۔(105)
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا﴿۱۰۶﴾	ہم نے اس قرآن کو بتدریج نازل کیا اوراس کے حقائق کو الگ الگ کر کے بیان کیا ہے تا کہ (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) تُو بھی اسے انسانوں کے سامنے اسی طرح ٹھیراؤ کے ساتھ بیان کردے۔(106)
قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾	تُو، ان کفّار سے کہہ دے کہ تم اس قرآن کو مانو یا نہ مانو، جو لوگ اس قرآن سے پہلے علمِ کتاب اور اِدراکِ حقیقت کی صلاحیّت سے بہرہ ور ہیں، جب ان کے سامنے اس قرآن کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں تو وہ اپنی شخصیّت کو جھکاتے ہوئے Physically بھی ٹھوڑیوں کے بل سجدہ ریز ہوجاتے ہیں۔(107)

رکوع 11

وَّيَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۸﴾

اور پکار اٹھتے ہیں کہ بلند وارفع ہے ہمارا نشو ونما دینے والا۔ یقیناً ہمارے ربّ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔(108)

السجدة 4

وَيَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ يَبۡكُوۡنَ وَيَزِيۡدُهُمۡ خُشُوۡعًا ﴿۱۰۹﴾

اور وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں، ان کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں اور ان کے قلب کا جھکاؤ اور بڑھ جاتا ہے۔(109)

قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ‌ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى‌ۚ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰ لِكَ سَبِيۡلًا ﴿۱۱۰﴾

انہیں بتا دے کہ تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، تم اسے جس نام سے بھی پکارو، اس کے سب نام حسین اور متوازن صفات کے مظہر ہیں۔ تُو اپنی صلوٰۃ نہ بلند آواز سے ادا کر اور نہ پست آواز میں بلکہ اسکے بَین بَین اسلوب اختیار کر۔(110)

وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ‌ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ﴿۱۱۱﴾

ع 12 11 12

ان پر واضح کردے کہ اللہ کی ذات، سزاوارِ ستائش و تحسین ہے جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اس کی حکومت واقتدار میں کوئی شریک۔ اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی مددگار کی ضرورت ہو۔ تُو، انسانی دنیا میں اس کے Code of laws کے مطابق، اس کی حکومت قائم کر جیسا قائم کرنے کا حق ہے (المدثر 3:74)۔(111)

(۱۸) سُوۡرَةُ الۡكَهۡفِ

اٰیَاتُھَا ۱۱۰ — رُکُوۡعَاتُھَا ۱۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰى عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ‏ ﴿۱﴾

حمد وستائش ہے اُس اللہ کے لیے جس نے اپنے بندے محمد صلّی اللہ علیہ سلّم پر کتاب نازل کی جس میں کوئی نظریاتی

ٹیڑھ Crookedness نہیں رہنے دی۔ (1)

قَيِّمًا لِّيُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِيۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَيُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ۲

یہ محکم اور متوازن ہے کہ اس کے ذریعے سے اس کا رسول صلّی اللہ علیہ سلّم، خلافِ ورزی کی صورت میں، اللہ کی طرف سے سخت عذاب کی warning دے دے اور ان مومنین کو جو صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں، بشارت دے دے کہ ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کم نہیں بلکہ ان کے استحقاق سے زیادہ ہوگا۔ (2)

مّٰكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ۳

وہ ایسے جنّتی ماحول میں ہمیشہ رہیں گے۔ (3)

وَّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ۴

اور جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے، انہیں ایسی سخت بات کے سنگین نتائج سے متنبّہ کر دے (البقرۃ 116:2، بنی اسرائیل 111:17، 40، مریم 35:19، 88)۔ (4)

مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمۡ ؕ كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ؕ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا ۵

نہ انہیں اور نہ ان کے آبا کو حقیقتِ حال کا کوئی علم ہے۔ سخت ناپسندیدہ بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔ صرف جھوٹ ہے جو یہ کہتے ہیں۔ (5)

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا ۶

اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! ایسا نہ ہو کہ تُو، ان کے پیچھے، حزن کی وجہ سے، اپنی جان گُھلا لے کہ یہ تیری تبلیغ پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ (6)

اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۷

جو کچھ زمین پر ہے، ہم نے اسے اس کے حسن و زیبائش Embellishment کے لیے بنایا ہے (الکھف 46:18)، تا کہ اس سے ان کی ذات کی نمود و ارتقا کے حوالے سے معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کون ارض کی ان دلفریبیوں اور جاذبیّتوں میں کھو کر اصل مقاصدِ

زندگی سے غافل ہو جاتا ہے اور کون حسن کارانہ اعمال سے اپنی ذات کی تکمیل Perfection کرنے میں منہمک رہتا ہے (الملک 67:2)۔ (7)

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۸

ہم اس زمین کو گرد و غبار سے ایسا بنا دینے والے بھی ہیں کہ اس پر روئیدگی کا نام و نشان نہ رہے۔ (8)

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۹

اے مخاطب! کیا تو خیال کرتا ہے کہ اصحابِ کہف اور رقیم ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب مخلوق تھے۔ (9)

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۱۰

جب وہ نوجوان غار میں پناہ گزین ہوئے تو انہوں نے التجا کی کہ اے ہمارے نشو و نما دینے والے! ہمیں تو اپنی جناب سے رحمت سے نواز اور ہمارے معاملے کو واضح اور صحیح خطوط پر ڈال دے۔ (10)

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۙ ۱۱

ہم نے کئی سالوں تک ایسا انتظام کر دیا کہ وہ باہر کی دنیا کے ہنگاموں کی آواز تک نہ سنیں۔ (11)

ع 1 12 13 ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۱۲ ع

پھر ہم انہیں منظرِ عام پر لے آئے کہ دونو، ان کی جماعت کے لوگ اور ان کے مخالفین، اندازہ لگائیں کہ وہ وہاں کتنی مدّت تک رہے ہوں گے۔ (12)

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۱۳ ق

(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) ہم تجھے ان کی سرگزشت صحیح صحیح بتاتے ہیں۔ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے ربّ پر ایمان رکھتے تھے اور ہم نے انہیں صحیح راہِ ہدایت کی طرف اور آگے بڑھایا۔ (13)

وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۱۴

اور جب وہ حاکمِ ظالم کے سامنے جم گئے، تو ہم نے ان کے دلوں کو تقویّت دے کر مضبوط کر دیا۔ انہوں نے

برملا کہا کہ ہمارا ربّ وہ ہے جو کائنات کو اپنے نظامِ ربوبیّت کے ذریعے نقطۂ آغاز سے تکمیل کی طرف لیے جا رہا ہے۔ ہم اس کے سوا کسی اور کو صاحبِ اقتدار ماننے کو تیار نہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یہ حق سے ہٹی ہوئی بات ہوگی۔ (14)

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ
عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا ؕ﴿۱۵﴾

یہ ہے ہماری قوم جس نے اللہ کو چھوڑ کر اور الٰہ بنا لیے ہیں۔ ان کے الٰہ ہونے کی کوئی واضح سند کیوں پیش نہیں کرتے؟ اس شخص سے بڑھ کر اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ افترا کرے۔ (15)

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى
الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ
اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾

باہم مشاورت کرنے لگے کہ جب تم ان سے اور ان ہستیوں سے جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہیں، الگ ہوگئے ہو، تو غار میں پناہ گزیں ہو جاؤ۔ تمہارا نشوونما دینے والا، اپنی رحمت سے تمہاری جِدّ وجُہد میں نئے امکانات پیدا کر دے گا۔ اور تمہارے معاملات کو واضح صورت دے کر ان میں آسانیاں پیدا کر دے گا۔ (16)

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ
فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ؑ﴿۱۷﴾ ع 2 5 14

اے مخاطب! تو سورج کو دیکھتا تو یوں نظر آتا کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار کے دائیں جانب ہو کے نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان کے بائیں طرف کترا کے جاتا ہے اور وہ غار کے درمیان کھلی جگہ میں تھے۔ یہ انتظام، اللہ کی نشانیوں میں سے ایک تھا۔

جسے اللہ کی طرف سے ہدایت مل جاتی ہے، وہ صحیح راستے پر ہوتا ہے اور جو صحیح راستہ چھوڑ کر Astray چلا جائے تو تُو اس کے لیے کوئی صحیح راستہ بتانے والا رفیق و دم ساز نہ پائے گا۔ (17)

وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ‌ۖ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ
وَذَاتَ الشِّمَالِ ‌ۖ وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ‌ ؕ
لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ
رُعۡبًا ۝۱۸

اپنی حفاظت کے پیشِ نظر وہ تھوڑی سی خوش گوار نیند لے لیتے تھے اس احتیاط کے ساتھ کہ دیکھنے والا یہی سمجھے کہ وہ جاگ رہے ہیں۔ ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹ دلاتے رہتے تھے اور ان کا کُتا غار کے منہ پر اپنے دونو اگلے بازو پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر تو انہیں جھانک کر دیکھتا تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا اور اُن کی وجہ سے تیرے دل میں خوف بھر جاتا۔ (18)

وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ
كَمۡ لَبِثۡتُمۡ‌ ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ‌ ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ
اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى
الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ
وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ۝۱۹

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بان التاء بعد الیاء من النصف الاول والکلام الثانیۃ من النصف الاخیر 12

اسی طرح وقت گزرنے کے بعد، ہم نے انہیں جذبوں سے بھرپور اٹھا کھڑا کیا کہ وہ اپنے پروگرام کی تکمیل کے لیے پیش رفت کریں اور ایک دوسرے سے دریافت کریں کہ وہ وہاں کتنا عرصہ رہے ہوں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے پوچھا کہ تم کتنی مدّت یہاں رہے ہو گے۔ وہ بولے کہ ایک مدّت یا اس سے کچھ کم رہے ہوں گے۔ بعض نے کہا کہ تمہارا ربّ ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی مدّت یہاں رہے ہو گے۔ اب اپنے میں سے ایک شخص کو ایک سکّہ دے کر شہر میں بھیجو کہ وہ دیکھے کہ کون سا کھانا حلال اور Nutritious ہے اور اس میں سے تمہارے لیے لے آئے اور ہوشیاری اور

غیر محسوس طریقے سے کام لے کہ کسی کو ہمارا پتا نہ چل جائے۔ (19)

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي
مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾

اگر وہ ظالم تم پر غالب آ گئے تو تمھیں سنگسار کر دیں گے یا تمھیں اپنی قوم میں لے جائیں گے۔ اس صورت میں تم ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکو گے۔ (20)

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَ
أَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا ۚ إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ
فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ
غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾

اس طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطّلع کر دیا تاکہ وہ جان لیں کہ حق کے لیے اٹھنے والی جماعت کی کامیابی کے لیے اللہ کا وعدہ سچّا ہے اور حق اور باطل کے تصادم کی گھڑی آنے والی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں رہا۔ حق اور باطل کی اس جنگ میں یہ جماعت اور اس کے ساتھی کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔ اصحابِ کہف ورقیم کی رحلت کے بعد، جب لوگ ان کے بارے میں بحث و تکرار کر رہے تھے تو ان میں سے کچھ نے کہا کہ ان کی قبروں پر ایک عمارت بنا دو۔ ان کا ربّ خوب جانتا تھا کہ وہ کس طرح کی باتیں سوچ رہے ہیں۔ ان میں جو ان کے متعلّق غالب رائے کے لوگ تھے، کہنے لگے کہ ہم ضرور ان پر ایک عبادت گاہ بنائیں گے۔ (21)

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ
قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا
تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ
أَحَدًا ﴿٢٢﴾ ع 3 5 15

کچھ لوگ کہنے لگے کہ اصحابِ کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کُتّا۔ کچھ کہنے لگے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کُتّا۔ غیب کی باتوں پر یہ ان کی اٹکلیں ہیں۔ اور بعض یہ کہنے لگے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کُتّا تھا۔ (اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) انھیں بتا دے کہ

میرے ربّ کو ان کی تعداد کا بہتر علم ہے۔ لوگوں میں سے بہت تھوڑے اس کے متعلّق جانتے ہیں۔ تو ان سے بحث نہ کر ماسوائے سرسری بات کے۔ اور ان میں سے کسی سے بھی کچھ دریافت مت کر۔ (22)

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْىْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝٢٣

اور تو کسی کام کے متعلّق یہ نہ کہا کر کہ میں اسے کل کر دوں گا۔ (23)

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّىْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝٢٤

ماسوائے اس بات کے کہ اگر اللہ نے ایسا چاہا۔ اور اگر بھول جائے تو اپنے نشو و نما دینے والے کے قوانین کو پیشِ نظر رکھا کر اور کہا کر کہ اُمیّد ہے کہ میرا رب میرے سامنے ہدایت کا راستہ اس سے بھی زیادہ روشن اور واضح کر دے۔ (24)

وَلَبِثُوْا فِىْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝٢٥

یہ بھی کہتے ہیں وہ غار میں 300 اوپر 9 برس رہے تھے۔ (25)

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِىٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِىْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٦

تُو واضح کر دے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کتنا عرصہ غار میں رہے۔ ارض و سما کے غیب کا علم اُسی کے پاس ہے۔ وہ خوب سننے والا اور خوب Insight رکھنے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی ان کا کارساز ہے اور نہ وہ اپنے حقِ حکومت میں کسی کو شریک کرتا ہے۔ (26)

وَاتْلُ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٧

تیرے ربّ کی طرف سے جو کتاب تیری طرف بذریعہ وحی بھیجی گئی ہے، اس میں سے ان کے سامنے احکام و قوانین پیش کر۔ اُس کے قوانین میں کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں (الانعام 115:6)۔ اور اس کے سوا تُو کوئی

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۲۸

پناہ گاہ نہ پائے گا۔ (27)

ان لوگوں کے ساتھ جو دن رات اپنے ربّ کے احکام وقوانین کی محکومیّت اختیار کیے رہتے ہیں اور اس کے متعیّن کردہ مقصد ومنزل کے طلب گار رہتے ہیں، تُو ثابت قدمی سے اپنے مشن کے لیے سرگرم عمل رہ اور دنیاوی زیب وزینت کی چیزوں کی خواہش کرتے ہوئے ان سے اپنی توجّہ کو نہ ہٹانا اور جس کا دل، ہمارے قوانین سے غافل ہوگیا، اس کی بات مت مان۔ وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزر چکا ہے۔ (28)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۲۹

انہیں بتادے کہ یہ وحی تمہارے ربّ کی طرف سے ہے۔ جو چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے اسے تسلیم کرنے سے انکار کردے (التّغابن 2:64)۔ ہم نے تو سرکش لوگوں کے لیے جہنّم کی آگ تیار کر رکھی ہے جو چاروں طرف سے ان کو محیط ہوگی۔ جب وہ پانی مانگیں گے تو انہیں پگھلے ہوئے تانبے جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ بڑا ہی بُرا مشروب ہوگا اور کیسی بری ہی جائے قیام ہوگی۔ (29)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ ۳۰

جو لوگ اقدارِ وحی پر ایمان لاتے اور صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں تو ایسے حسن کارانہ کام کرنے والوں کا ہم اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔ (30)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

ایسے ہی لوگوں کے لیے ایسے راحت وآرام والے

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا
خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى
الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ ۖ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ ع 4/9/16

باغات ہیں جن کے زیرِ زمین شادابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے (الحج 23:22، فاطر 33:35، الدّھر 21:76) اور ان کا لباس سبز دبیز و باریک ریشم کا ہو گا (الدُّخان 53:44)۔ وہاں گدّے دار تختوں پر بیٹھے ہوں گے (الحجر 47:15، الصّٰفّٰت 44:37، الرّحمٰن 54:55، الواقعہ 16،15:56)۔ کیسی حسین استراحت گاہیں اور قانونِ مکافات کی رُو سے بہترین نتائجِ اعمال۔ (31)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ
مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم!) ان سے دو آدمیوں کی مثال بیان کر۔ ان میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغات دیئے جن کے گرد ہم نے کھجور کے درختوں کا احاطہ بنا دیا تھا اور اس کے بیچوں بیچ کھیتی تیار کر دی۔ (32)

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ وَفَجَّرْنَا
خِلَالَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾

دونوں باغ اپنے اپنے پھل دیتے تھے اور ان کی Fruitfulness میں کوئی کمی نہ کی گئی۔ اور ان باغوں کے درمیان نہر جاری کر دی۔ (33)

وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ
مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾

اس کے پاس ہر قسم کا مال و دولت تھا۔ اس نے اپنے ساتھی سے، جب وہ اس سے Argue کر رہا تھا، کہا کہ میں مال و دولت میں تم سے بڑھ کر ہوں اور جتھے قبیلے میں بھی تم سے قوی تر۔ (34)

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ ۚ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ
تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ﴿٣٥﴾

وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور تھا وہ ظالم---- اپنی ذات کی نشو و نما میں نقصان کر لینے والا۔ کہنے لگا کہ میں نہیں

سمجھتا کہ یہ باغ کبھی بھی برباد ہو جائے گا۔ (35)

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ
لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝٣٦

اور نہ ہی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یومِ حساب کبھی آئے گا۔ اور اگر میں کبھی اپنے ربّ کی طرف لوٹایا بھی گیا تو وہاں اس سے بہتر مقام پاؤں گا۔ (36)

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝٣٧

اس کے ساتھی نے جو اس سے مکالمہ کر رہا تھا، اسے کہا کہ تُو اُس ہستی کا انکار کر رہا ہے جس نے تیری یعنی نسلِ انسانی کی خِلقت مٹّی سے کی پھر نطفے سے اور پھر متناسب الاعضا و سیرت انسان بنا دیا۔ (37)

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ۝٣٨

بلکہ وہ اللہ ہی میرا نشو و نما دینے والا ہے اور میں کسی کو بھی اپنے ربّ کا ہمسر و مثیل نہیں بناتا۔ (38)

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝٣٩

جب تُو اپنے باغ میں داخل ہوا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ باغ کی ساری Fruitfulness اللہ کے قانونِ مشیّت کی بدولت ہے۔ ایسا کرنے کی اللہ کے سوا کسی میں طاقت نہیں۔ کیا ہوا اگر تُو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر سمجھتا ہے۔ (39)

فَعَسٰى رَبِّىْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ
عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ ۝٤٠

اُمّید ہے کہ میرا نشو و نما دینے والا مجھے، تیرے باغ سے بہتر مال و دولت عطا فرما دے اور تیرے باغ پر آسمان سے آفت، ٹڈی دل اور اولے بھیج دے اور یہ چٹیل میدان ہی رہ جائے۔ (40)

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝٤١

یا پانی گہرائی میں نیچے چلا جائے۔ پھر تُو اسے کسی طرح بھی حاصل نہ کر سکے۔ (41)

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا

اس کے پھل تباہی کی لپیٹ میں آ گئے۔ لہٰذا جو پونجی اس

وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ
اَحَدًا ﴿۴۲﴾

پر صرف کی تھی، اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا۔ وہ تباہ و ویران پڑا تھا۔ اور وہ کہنے لگا اے کاش! میں اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراتا۔ (42)

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ
مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾

اللہ کو چھوڑ کر کسی جماعت نے اس کی مدد نہ کی نہ وہ اپنی مدد آپ کر سکا۔ (43)

ع 13 5 17 هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع

یہیں سے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ قوّت واختیار صرف اللہ سچّے کا ہی ہے جو عدل و انصاف اور حکمت و مصالح کے عین مطابق ہے۔ وہی اچھے اعمال کا بہترین نتیجہ عطا کرنے اور انجام بخیر کرنے والا ہے۔ (44)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

(اے رسول! صلّی اللہ علیہ سلّم) ان سے دنیاوی زندگی کے عروج و اختتام کی مثال بیان کر جیسے ہم بلندیوں سے پانی برساتے ہیں۔ پھر اُس سے مِل جُل کر زمین کی رُوئیدگی بڑھی پھولی۔ پھر وہ خشک ہو کر چُورا چُورا ہو جاتی ہے اور ہوائیں اسے اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ کا قانون ہر شے پر حاوی و غالب ہے۔ (45)

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

مال اور اولاد، دنیاوی زندگی کی زیب و زینت کی چیزیں ہیں۔ مگر تیرے نشوونما دینے والے کے نزدیک، صلاحیّت پرور اعمال کے وہ نتائج بہترین ہیں جو باقی رہ جانے والے ہیں اور تغیّر پذیر نہیں ہوتے اور ان کی آرزو بہترین عنصر ہے (مریم 76:19)۔ (46)

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ

اور جس دور میں پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جائیں گے

فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا ﴿۴۷﴾

اور تُو زمین کھلا میدان دیکھے گا اور ہم ان سب لوگوں کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو Miss نہیں کر جائیں گے۔ (47)

وَعُرِضُوۡا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلۡ زَعَمۡتُمۡ اَلَّنۡ نَّجۡعَلَ لَكُمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۴۸﴾

اور یہ تیرے ربّ کے رُوبرُو وصف بستہ پیش کیے جائیں گے۔ ہم ان سے کہیں گے کہ تم زندہ کرنے کے بعد ہمارے پاس آ گئے نا جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا جس سے تم انکار کیا کرتے تھے۔ بلکہ تم تو یہی سمجھے بیٹھے تھے کہ ہم نے تمہارے لیے، ہمارے یہاں لوٹ آنے کے لیے کوئی ساعت ہی مقرّر نہیں کی تھی۔ (48)

وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ فَتَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا فِيۡهِ وَيَقُوۡلُوۡنَ يٰوَيۡلَتَنَا مَالِ هٰذَا الۡكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً اِلَّاۤ اَحۡصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظۡلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع 6 5 18

اور نامۂ اعمال ان کے آگے رکھ دیا جائے گا۔ جو کچھ اس میں لکھا ہوگا اسے دیکھ کر مجرمین خوف کھا رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدنصیبی! یہ کیسا نامۂ اعمال ہے؟ کوئی چھوٹی یا بڑی بات ایسی نہیں چھوڑی جسے شمار کر کے محفوظ نہ کر لیا گیا ہو۔ جو عمل انہوں نے کیے ہوں گے، انہیں موجود پا لیں گے۔ تیرا ربّ کسی کی حق تلفی نہیں کیا کرتا۔ (49)

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰۤـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ كَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوۡنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِىۡ وَهُمۡ لَـكُمۡ عَدُوٌّ ؕ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِيۡنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾

جب ہم نے ملائکہ ----- فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کے آگے جھک جائیں۔ اس کی برتری کو تسلیم کریں کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادیٔ فکر و عمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔ تو سب جھک گئے ماسوائے ابلیس --- انسان کے جذبات کے۔ وہ حواسِ انسانی

سے اوجھل تھا He was Hidden amongst the imperceptables۔ اُس نے اپنے ربّ کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ کیا تم مجھے چھوڑ کر ان سرکش Imperceptable جذبات اور اُن محرّکات Motives سے رشتہ ٔدوستی جوڑتے ہوحال آں کہ وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والوں (ظالمین) کے لیے تو بہت ہی برا بدل Substitute ہے۔ (50)

مَاۤ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ ۖ وَمَا كُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾

نہ ان کو اور نہ ارض وسما کو پیدا کرتے وقت میں نے اِن لوگوں کو بلایا اور گواہ بنایا تھا اور نہ میں ایسا ہوں کہ ان کو معاون بناتا جن کی اپنی زندگی سراب جیسی ہے۔ (51)

وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾

اور جس دن اللہ فرمائے گا کہ میرے وہ شرکاء جن کو تم اپنا مددگار و کارساز خیال کیا کرتے تھے، انہیں بلاؤ۔ وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب تک نہ دیں گے اور ہم ان دونو کے درمیان ایک آڑ بنا دیں گے۔ (52)

وَرَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مُّوَاقِعُوۡهَا وَلَمۡ يَجِدُوۡا عَنۡهَا مَصۡرِفًا ﴿۵۳﴾ ع 7 4 19

اور مجرمین جہنّم کی آگ کو دیکھیں گے تو انہیں یقین پیدا ہوجائے گا کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں۔ اور وہ بچ نکلنے کی راہ نہ پائیں گے۔ (53)

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ اَكۡثَرَ شَىۡءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

ہم نے اس قرآن میں انسانوں کے لیے ہر بات کو بار بار سامنے لاکر In diverse manners اور

ہر طرح کی مثالیں دے کر بیان کر دیا ہے مگر انسان اکثر معاملات میں بحث جھگڑے میں پڑ جانے والا contentious ہے (بنی اسرآئیل 89،41:17، طٰہٰ 113:20، الاحقاف 27:46)۔ (54)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰى
وَيَسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ اَوۡ
يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

جب انسانوں کے پاس ہدایت پہنچ چکی تو انہیں اقدارِ وحی پر ایمان لانے اور اپنے ربّ سے مغفرت طلب کرنے سے صرف یہ بات مانع رہی کہ پہلی اُمتّوں جیسا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا عذاب ان کے سامنے آن موجود ہو۔ (55)

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ ۚ
وَيُجَادِلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ
وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَمَاۤ اُنۡذِرُوۡا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

اور ہم مرسلین کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ اعمالِ صالحہ والوں کو مثبت نتائج کی خوش خبری دیں اور غلط رَو لوگوں کو تباہ کن انجام سے Warn کر دیں۔ اور کفّار باطل کی بنیاد پر Argue کرتے ہیں تا کہ اس طرح حق کو اُس کے مقام سے ہٹا دیں۔ اور میری آیات اور اُس تباہ کن انجام کو جن سے انہیں متنبّہ کیا جاتا ہے، مذاق سمجھتے ہیں۔ (56)

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعۡرَضَ عَنۡهَا
وَنَسِىَ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً
اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ؕ وَاِنۡ تَدۡعُهُمۡ اِلَى
الۡهُدٰى فَلَنۡ يَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا جس کے سامنے اس کے نشو ونما دینے والے کی آیات پیش کی جائیں تو وہ اُن سے روگردانی اختیار کر لے اور یہ بھول جائے کہ اس نے مستقبل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے ۔ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے، ان کے دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں کہ وہ اِن

آیات کو سمجھنے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں۔ اور ان کی سماعت میں بھاری پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ سلّم! اگر تو انہیں ہدایت کی طرف دعوت دے تو وہ کبھی بھی راہِ ہدایت پر نہ آئیں۔(بنیٓ اسرآئیل 46:17،حٰمٓ السّجدۃ 5:41)۔(57)

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾

اے رسولؐ! تیرا ربّ تو حفاظت عطا فرمانے والا اور صاحبِ رحمت ہے۔ اگر وہ لوگوں کے کاموں پر جلد ہی گرفت کرنے لگے تو ان پر فوراً ہی عذاب بھیج دے۔ نہیں، بلکہ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے اُن کے اعمال کے نتائج کے ظہور میں آنے کے لیے مہلت کا وقت مقرّر رہے کہ وہ اصلاح کر لیں۔ ورنہ اللہ کے مقابلے میں کوئی جائے پناہ نہ پائیں گے۔(58)

وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع 8 6 20

یہ ویران بستیاں ہیں۔ جب ان کے رہنے والے سرکشی و حدود شکنی پر اتر آئے تو ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں تباہ و برباد کر ڈالا۔ ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے وعدے کا ایک وقت مقرّر کر دیا تھا۔(59)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

جب موسیٰ نے اپنے جواں سال ساتھی سے کہا کہ میں چلتا رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں یا مدّتوں چلتا رہوں۔(60)

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

جب وہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو دونو کو اپنی مچھلی کا خیال نہ رہا جو Freely دریا میں گویا سرنگ لگا کر

Slip کر گئی۔ (61)

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

جب وہ آگے بڑھے تو موسیٰ علیہ السّلام نے ساتھی سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ۔ ہمیں اس سفر سے تکان ہو گئی ہے۔ (62)

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

اس نے عرض کی کہ آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے ٹکڑے کے پاس ٹھہرے تھے تو مجھے مچھلی کا خیال تک نہ رہا اور وہ عجیب طرح سے دریا میں اُتر گئی۔ مجھے آپ سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا کہ صرف جذباتی رو میں، میں بھول ہی گیا۔ (63)

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہی مقام ہے جس کی ہم تلاش میں تھے۔ پھر وہ اُلٹے پاؤں واپس آئے۔ (64)

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾

انہوں نے ہمارے اطاعت گزار بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے یہاں سے علم عطا کیا تھا۔ (65)

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے اس سے کہا کہ کیا میں آپ کو Follow کر سکتا ہوں کہ جو علم آپ کو عطا ہوا ہے، اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیں۔ (66)

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾

اس نے کہا کہ تجھ میں، میرے ساتھ تحمّل کی تاب نہ ہو گی۔ (67)

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

اور جو بات تمہارے احاطۂ فہم میں نہ آئے، تُو اُس پر کیسے صبر کرے گا؟ (68)

قَالَ سَتَجِدُنِيٓ إِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ أَعۡصِي لَكَ أَمۡرًا ﴿٦٩﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی کہ آپ مجھے، انشاء اللہ بُردبار پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی نافرمانی نہ کروں گا۔ (69)

ع 9 11 21 قَالَ فَإِنِ اتَّبَعۡتَنِي فَلَا تَسۡـَٔلۡنِي عَنۡ شَيۡءٍ حَتّٰٓى أُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿٧٠﴾

اس شخص نے کہا کہ اگر تُو میرے ساتھ چلے تو تُو مجھ سے کسی شئے کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک میں خود اس کا ذکر تجھ سے نہ کروں۔ (70)

فَانۡطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ أَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ أَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔا إِمۡرًا ﴿٧١﴾

وہ آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ تو اُس شخص نے کشتی میں سوراخ کردیا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ آپ نے کیا اس لیے سوراخ کیا ہے کہ اس کشتی والوں کو ڈبودیں۔ یہ آپ نے بڑا خطرناک Grievous کام کیا ہے۔ (71)

قَالَ أَلَمۡ أَقُلۡ إِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيعَ مَعِيَ صَبۡرًا ﴿٧٢﴾

وہ شخص بولا کہ میں نے کہا نہ تھا کہ میرے ساتھ رہ کر تجھ سے تحمّل نہ ہوسکے گا۔ (72)

قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِي مِنۡ أَمۡرِي عُسۡرًا ﴿٧٣﴾

موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ جو بھول مجھ سے ہوئی ہے، اس پر مواخذہ نہ کیجئے۔ جو کچھ میں نے کیا ہے اس سے مجھے مشکل میں نہ ڈالیے۔ (73)

فَانۡطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ أَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔا نُّكۡرًا ﴿٧٤﴾

لہٰذا، وہ آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب انہیں ایک نوجوان لڑکا ملا تو اس شخص نے اسے قتل کردیا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ آپ نے ایک نوخیز لڑکے کو بغیر کسی جان کے بدلے میں قتل کر ڈالا جس کی صلاحیتیں Positively نشوونما پا رہی تھیں۔ یقیناً، آپ نے بہت ہی نازیبا کام کیا۔ (74)